یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

THE AHL-I-HADIS-AMRITSAR

الحمد

اہلحدیث

امرتسر ۱۸ شوال المکرم سنہ ۱۳۲۳ ہجری مطابق ۱۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۵ء روز جمعہ مبارک

اغراض اخبار ہذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہل حدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے	۱۰
والیان ریاست سے	۶
رؤسا و جاگیرداروں سے	للعہ
عام خریداروں سے	۲

قیمت بہر حال پیشگی آنی ضروری ہے نمونہ کا پرچہ مفت بذریعہ ڈاک ٹکٹ بھیجیں۔

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہارات کی بابت بذریعہ خط و کتابت مینیجر سے فیصلہ ہو سکتا ہے جلد ہی۔ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک مطبع ہونا چاہئے نمبر چٹ خریداری ضرور لکھیں۔

قادیانی کرشن جی کی نسبت ہندو پریس کی رائے

قادیانی مسیح نے جیسے ہندو کا چارج لیکر نیا صوبہ مفتوح کیا ہے خدا کی نشان جس عہدہ پر آپ پہلے گزر رہے تھے جن دونوں قوموں (مسلمان اور عیسائیوں) سے آپ پہلے عہدے کے مطابق مسیح موعود بن گئے تھے۔ مگر وہ دونوں قومیں آپ کے حکم سے سرتابی نہیں اور آپ کی گورنری نظام راضی نہیں آپ نے کہنے سے کے چارج کی نسبت ہندو پریس کی رائے درج ذیل

قادیانی کا کرشن بننا - مرزا قادیانی ابھی تک مسیح موعود بنے تھے اب کے آپ کو نئی اُمنگ کی جو سوجھی تو سری کرشن ہی کا اوتار بن بیٹھے نعوذ باللہ لاحول ولاقوۃ - چہ نسبت خاک را با عالم پاک - اگر مرزا جی مسیح ہی بنے رہتے تو بھی یہ کچھ عذر چل سکتا تھا لیکن کرشن مہاتما کا اوتار بننا اور یہ دعوے کرنا کہ میں ہندوؤں کی اصلاح کے لئے آیا ہوں اپنے منہ کی کہانا ہے کہاں کرشن کامل انسان اور کہاں مرزا قادیان !! ہم نہیں جانتے یہ الہام آپکو قادیان کے مجسٹریٹ کی عدالت میں جبرئیل نے آکر سنایا - مرزا صاحب ہندوؤں پر نظر شفقت رکہیں ہندو انکی ان الو کی ابلا دُن سے پناہ مانگتے ہیں - معاف ست تو بہ لقائے تو بخشیدیم - ابھی بہت دن نہیں ہوئے مرزا صاحب جن لفظوں سے ہندوؤں کو یاد کیا کرتے تھے وہ شاید ہندوؤں کو بہولے نہ ہونگے - مرزا جی کے نئے سوانگ سے لوگ بہتیرے ہیں شناخت کرینگے -

ہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش

من انداز قدت را مے شناسم

مرزا جی کی یہ موشگافیاں اور وقت وقت پر مطلب کا تبدیل کرنے کے لئے نئی نئی بندشیں سوچنا چاہے جیسے سمجھی جائیں مگر اُن کا اصلی مطلب وہ ہے جو پردہ نہ ہوگا اس سے تو بہتر ہوتا کہ کوئی اور ہی چال چلتے -

ازیں موشگافی چہ ماند دستی

چرا مو تہ آشنی نیا موختی

اور ہندو وغیرہ کے مشنریوں کو تو سوائے پورانک ہندؤں کے اور کوئی قائل نہیں ہے - اور یہ لوگ بہی کبہی مرزا جی کے پہندے میں آنیوالے نہیں ہیں کیونکہ وہ کسی غیر ہندو کو اس نگاہ سے دیکہنے کے عادی نہیں اگر مرزا صاحب نے اپنی شدہی کرالی ہوتی اور ہو نڈ منڈا کر کسی سنیاسی کے چیلے بنے ہوتے تو شاید یہ داؤں چل جاتا - مگر ہندو تو ایسوں کی شدہی کرنے کو تیار نہیں - ہم پہر مرزا جی کو رائے دینگے کہ آپ اس بہروپ سے باز آئیے ہندوؤں پر نظر عنایت ہو کرشن جئے کے لئے جبرئیل کا الہام کیسے ہوسکتا ہے ہاں کسی گوپی کے ذریعے کہو تو ممکن ہے معاف رکہیئے آپکی غلطی ہے (اہلحدیث)

سمجھے اور صرف اپنے چیلے چانٹوں کی خبر سنا ہے اور انجو فی الفور تسکین کر بیٹھے -

مرزا نکتہ باریک تر ز مو اینجا ست

نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

اکبر نے بیربل سے کہا کہ ہمکو ہندو بنا دو - بیربل نے تامل کے بعد جواب دیا اور ایک ہفتہ کے بعد اسکا جواب دونگا - آجکل تو آریہ سماج نے شدہی کا طریقہ جاری کردیا ہے لیکن اُسوقت ہندو حسب کرلینے کے ساتھ اپنی قومیت کا لحاظ کرتے تھے اُسکا نمونہ اب بہی موجود ہے جب ایک ہفتہ گذر گیا بیربل ایک گدہے کو لیکر شاہی محل کے نیچے نہر کے کنارے جا بیٹہا اور صابون لگا کر اُسکو خوب مل مل کر دہونے لگا - بیربل کے رتبے کے آدمی کو ایسا ذلیل کام کرتے ہوئے دیکہکر لوگوں نے اکبر تک خبر پہونچائی شہنشاہ اکبر خود وہاں آئے اور متعجب ہو کر پوچہنے لگے بیربل یہ کیا ہو رہا ہے بیربل نے سادگی کے ساتھ جواب دیا خداوندا اس گدہے کو دہو کر گہوڑا بنا دونگا اکبر نے ہنسکر جواب دیا - نادان !! ایسا بہی کہیں ہوا ہے ؟ بیربل نے کہا خداوندا اگر یہ امر غیر ممکن ہوتا تو حضور کیسے حکم دیتے کہ آپکو ہندو بنا دوں ؟ (دریا تیاد لوا بینتے ہیں)

گو یہ ایک مذاقیہ روایت ہے لیکن اسکو مرزا قادیانی کے آخری اعلان سے کسی قدر نسبت ضرور ہے - مرزا جی مسلمان ہیں کہ پہلے ہوئے فرض کردم وہ مسلمانہ مذہبی ہوں کیونکہ اکثر دیندار بزرگ مسلمان ان کے محمدی طریقے سے پیرو کار ہو نہیں شک کرتے ہیں لیکن انکی محمدی پیدائش ہندوؤں کی نگاہ میں اُن کے اس جو کی راہ میں ہر گاوٹ ہی سمجھی جاویگی - مرزا جی کو تو ہندو کبہی بہی کرشن بہگوان کا اوتار نہیں سمجھینگے بلکہ انکی یہ نئی الہامی ادہیڑ حقارت اور تمسخر کی نگاہ سے دیکہی جائیگی - ہم نہیں جانتے اس مرزا جی کے اللہ پاک کو کیا ہو گیا ہے جو مرزا جی کی تضحیک کیلئے آئے دن ایسی اول جلول وحی نازل فرماتا رہتا ہے اگر ہم سے ملاقات ہوتی تو ہم ضرور کہتے - افسوس چند یں مدت خاک کردی و کس نا کس را نہ شناختی - + (آریہ گزٹ)

کارخانہ
یہ کارخانہ قدیم
نیکنامی سے جا
فہرست طلب کر
ناگر تیل
یہ تیل خاص ہا
نیا ایجاد ہوا
آنکھوں اور درد
قیمت فی شیشہ
مینیجر کارخانہ
قنوج

شرفیجی کے ... کیا نسبت (اہلحدیث)

ایک نوجوان ہندو لڑکی کی فریاد

ایک لوکل اخبار سے ذیل کی چند سطور یادگاری کے لئے نقل کی جاتی ہیں

اردو اخبار صفحہ ۵ کالم ۱

سات سال کی عمر میں میرا بیاہ ہونا بیان کیا جاتا ہے۔ میں بیس سال کی عمر کی تھی جبکہ میرے برائے نام خاوند نے دوسری شادی کر لی۔ میں کبھی اُن کے گھر میں نہیں رہی۔ مجھکو بدسلوکی اور نفرت کی نظر سے دیکھا جاتا رہا۔ جیسا کہ میری والدہ بیان کرتی ہیں۔ میں نے آریہ بھائیوں کی بدولت تعلیم حاصل کی ہے میں حلفیہ بیان کرتی ہوں کہ میرا چال چلن فی زمانہ اچھا رہا۔ میری برادری والے کہتے ہیں کہ قانوناً دوبارہ تیری شادی نہیں ہو سکتی۔ میرا پہلا خاوند اور اُسکے لواحق مجھکو بوجہ تعلیم یافتہ ہونے کے کنجری کا درجہ سمجھتے ہیں اور علانیہ کہتے ہیں کہ ہمارا تمہارے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ تم ہمارے واسطے مرچکی ہو۔ میرے پہلے خاوند کی دوسری بیوی اور دو بچے ہیں۔ میں آج تک اپنی والدہ کے زیر حفاظت رہی ہوں۔ مگر اب میری والدہ سخت بیمار ہے اور کوئی میرا رشتہ دار میرا پرسان حال نہیں۔ میں سچ بیان کرتی ہوں کہ میں اکیلی اپنی جوانی کے دن نہیں کاٹ سکتی۔ آریہ بھائیوں اور ہندوؤں سے میں یہ سن کر کہ میں ہندو دھرم قانوناً دوبارہ بیاہ نہیں کر سکتی میرا کئی بار وچار ہوا ہے کہ میں عیسائی ہو جاؤں۔ مگر عیسائیوں کا مذہب مجھے پسند نہیں آتا۔ مگر موجودہ تکلیفات میرے ضمیر سے من میں عجیب کشمکش پیدا کر رہی ہیں۔ میں راست راست بیان کرتی ہوں۔ کہ میں ایک معمولی عورت ہوں۔ یوگنی اور ویراگن نہیں ہوں اور ایسے حالات میں میں نے پرورش پائی اور رہتی ہوں کہ مجھکو اسباب کا گمان تک نہیں آیا۔ کہ میں بغیر شادی کے پاک وصاف رہ سکونگی علاوہ ازیں اکیلی رہنے کی وجہ سے جو مجھے اور خوف اپنی عزت کے خطرہ میں رہنے کا ہے وہ میں ہی جان سکتی ہوں بعض آریہ سماجی بھائیوں نے ستیارتھ پرکاش کا حوالہ دیکر یہ فرمایا۔ کہ یہ نہیں کہ قانوناً میری شادی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ شاستر کے لوگوں ہی میرا بیاہ نہیں ہو سکتا۔ پس اب میں آخری طور پر سماج کے چیدہ پرشوں سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ میرے دکھیاری کے لئے سوائے نیوگ یا یوگن یا بیراگن بن کر زندگی کاٹنے کے کوئی اور بھی علاج ہے یا نہیں۔ یعنی میں کسی نوجوان مرد کے ساتھ بیاہ کر سکتی ہوں یا نہیں۔

x یہ مضمون کئی دنوں سے آیا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ڈاک میں کہیں گم ہو گیا اسلئے درج ہونے سے رہ گیا۔ راقم مضمون معاف رکھیں۔ (ایڈیٹر)

۱ یہ صغر سنی کی شادی کے بد نتائج ہیں۔ ۲ اخبار میں بیس کے لفظ سے شاید بیس سال ہوگا۔ ۳ اگر برائے نام ہے تو خاوند کیا اور شادی کیسی ۴ نیوگ میں تو چال چلن کو ہیچ نہیں ہے ۵ آدم فطرتی یا یوں کہو کہ شکتی قانون کی آپکو خبر نہیں کہ آپ کو قانوناً تو شرعاً دوبارہ دوسری جگہ خاوند کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ مگر اُمید نہیں کہ تم تعصب کو چھوڑو گے۔ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِن طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ مَا لَمْ تَمَسُّوهُنَّ اگر تم عورتوں کو اس حالت میں جو تم نے مس نہیں کیا چھوڑ دو۔ تو کوئی گناہ نہیں ہے (۲) وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ یعنی عورتوں کو بند کر رکھنا نہ کرے۔ اور جو کوئی ویسا کرے۔ اس نے اپنے حق میں برا کیا۔ فقط ہم اس مظلوم عورت کو ہدایت کرتے ہیں کہ قانون الٰہی کو قبول کرکے اپنے حقوق حاصل کرے ۶ تم تحریر کرتی ہو پہلا خاوند کیا دوسرا خاوند کر لیا ہے تو جھگڑا کیا ہے۔ اگر نہیں کیا۔ تو اسلام میں آکر نفس کو کہیں تو پورا پورا علاج ہوگا۔ نامہ نگار

۷ ہمارے قرآن میں تو نیوگ پر تو کا مسئلہ موجود ہے۔ نکاح میں تو صرف ایک خاوند مگر نیوگ میں ترقی کی بھی گنجائش ہے۔ ۸ واہ چاہ سے نکلے گڑھے میں ڈوبے ۹ نیوگ میں عیب نہیں۔ اگر نیوگ اور اکیلے رہنے کا ڈر ہو اور واقعی ہوگا تو قانون الٰہی کی طرف خیال کریں اور دیکھیں وہ کیا بیان کرتا ہے لا رھبانیۃ فی الاسلام ۱۰ واقعی درست۔ مگر نیوگیوں کی بلا سے ۱۱ کیا نہیں وید کو فلسفہ اور قانون الٰہی کے مطابق ماننے والے اور کہاں اُن کے دلائل و دعاوی کیا اس مرض کی دوا سوائے نیوگ اُن کے پاس کوئی نہیں یا وید اس مسئلہ اور اس مظلومہ کی فریاد رسی نہیں کر سکتا۔ ۱۲ نیوگ میں کیا عیب ہے نئی نئی پیاشی کے مزے۔ ۱۳ ہرگز نہیں اگر اولاد پیدا کرنی ہو تو نیوگ حاضر ہے ورنہ ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ ہاں اہل اسلام اسکا علاج بخوبی کر سکتے۔ اور انکا قانون الٰہی ہی جو کہ عین مطابق فطرت ہے۔

(نامہ نگار)

اسپیر اُردو اخبار کا حاشیہ آریہ پتر پر
سرسری نظر

اُف! کیا ہندو اور آریوں کے لئے ڈوب مرنے کا مقام نہیں ہے۔ جناب ڈوب مرنیکا مقام تو تب ہو کہ اپنے مذہب سے دست بردار ہوجاویں اور وہ تو طلاق کا انتقام لینے کی غرض سے مسلمانوں پر طعنہ زن ہیں۔ اگر ان کو اسباب کا کچھ خیال ہو۔ جھوٹ کو چھوڑ کر سچ کو قبول کرنا آریوں کے دس نیموں میں ایک ہے بقبول کریں۔ مگر یہ اسلامی حکم جو عین عقل ونقل کے موافق ہے کب قبول کرکے شرمساری حاصل کرینگے۔ اگر عورت ردی ہے تو رو ہے آنکی بلا سے۔ پیر تحریر کرتے ہیں کہ بیچاری کی کیسی نازک حالت ہوگی۔ جناب حق نازک حالت تو ہے مگر وہ بباعث جوش تعصبی معذور ہیں کہ اسلام کے قانون پر عملدرآمد کیا جاوے

توبہ الٰہی الاماں۔

اڈیٹر صاحب۔ آپ ایسے ایسے الفاظ زبان سے نکالتے ہیں جو آریوں کو ہرگز ہرگز منظور نہیں۔ ان توبہ وغیرہ کے لفظوں کو تو وہ حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں آپ کی ہی کہیں درگت کے پیچھے نہ پڑ جائیں۔

ذرا آگے چلکر یوں رقمطراز ہیں ہندو مذہب میں بیشک منوسمرتی کے ایک شلوک کے بموجب وہ معصوم مرد دوسرا بیاہ کرنیکی مجاز نہیں جسکا ترجمہ یہ ہے کہ بیاہ کا رشتہ ایسا نہیں ہے جیسے موت ہی توڑ سکتی ہو بلکہ یہ رشتہ موت کے بعد بھی قائم رہتا ہے۔ ہو ذرا سی عقل کا مالک پکار اٹھیگا کہ جب ویدک تعلیم یہ ہے کہ مرنے کے بعد روح فوراً دوسرے جسم میں حلول کرجاتی ہے تو مرنیکے بعد رشتہ کیسا قائم رہ سکتا ہے کیونکہ جس جون میں وہ جائیگا ضرور اُسکے ساتھ دوسرا جوڑ ہوگا تو اب اگر وہ مادہ ہے تو مادہ کا دو جگہ تعلق ہوگیا ایک اول مرد سے ایک مرنے کے بعد جس جون میں گیا ہے اُس جون سے۔ تو دو جگہ شادی ہوگئی تو معلوم ہوا کہ ایک عورت کی دو جگہ شادی ہوگئی۔ واہ کیا عمدہ قانون ہے کہ ایک عورت اور خاوند دو۔ کیا ویدک فلسفہ ہی ہے۔ اڈیٹر صاحب آپکی رائے درست نہیں کیوں نہیں اُس بیچاری کو اجازت دیجاتی کہ دوسرا خاوند کرلے ورنہ عذاب الٰہی نازل ہوگا اور ضرور نازل ہوگا۔ جسکو آپ نے خداوند تعالٰی سے آریہ عورت کے لئے طلب کیا ہے۔ پیر رقم پرداز فرمایا ہے کہ سوامی دیانند نے منو کے حوالہ سے صاف طور پر کہدیا ہے کہ خاوند کے بدچلن ہونے اور جذام وغیرہ بیماریوں میں مبتلا ہونے سے عورت طلاق حاصل کرسکتی ہے۔ طلاق کیا ہے قطع تعلقات زناشوئی کے رشتہ کا ٹوٹ جانا۔ جیسے اہل اسلام میں زبانی طلاق جائز ہے اور صرف خلقت کہنا ہی عورت مرد دونوں کو جدا جدا کردیتا ہے قریباً قریباً یہی صورت خاص خاص حالتوں میں ہندو مذہب بھی جائز رکھتا ہے۔ ہاں صرف یہ شرط ہے کہ ہندو خاوند اپنی عورت کو برادری کے سامنے چھوڑ دے۔ کیا خوب فلسفہ ہے اور کیا عمدہ طریقہ ہے کہ اول اُسی کتاب میں یہ تحریر ہو کہ شادی کا رشتہ مرنے کے بعد بھی نہ ٹوٹے اور پھر دوسری جگہ یہ حکم کہ خاوند کے خلقت کا لفظ بولنے سے طلاق پڑجائے۔ کیا عمدہ اصول ہو کہ ایک چیز سے نہی بھی اور امر بھی۔ واہ رے منوسمرتی کے قانون۔ آہ تعصب تیرا ستیاناس۔ یہ وہ مثال ہو کہ کسی استاد نے غبی شاگرد کو کہا کہ کان کو ہاتھ لگاؤ۔ اُس نے سیدھے رستے تو نہ لگایا مگر گردن کے پیچھے کتنی تکلیف کرکے لگایا جب استاد نے پوچھا کہ اسکا کیا سبب تو جواب دیا کہ سامنے سے ہاتھ لگانے سے بہت شخص دیکھینگے۔ پیچھے سے ہاتھ لگانے سے کسی کو خبر تو نہ ہوگی۔ صاف لفظوں میں یہ تحریر کرنا پسند نہیں کہ مرد اور عورت کو اختیار ہونا چاہیے کہ ناسازش اور ناموافقت کے دونوں آپس میں قطع تعلق کرلیں حالانکہ دیانندی مرد اور عورت کے حقوق برابر بیان کرتے ہیں مگر صرف زبانی دعوے۔ اور پھر یہ بھی غرض ہے کہ جس کتاب میں متضاد مضمون ہوں وہ خداوندی کتاب ہو سکتی ہے ہرگز اور کبھی نہیں۔ اُمید ہے کہ اسپیر کے فاضل اڈیٹر ماسٹر آتما رام صاحب ضرور ہی اسپیر پر روشنی ڈالینگے۔ روشنی کیسی۔ کوئی تاویل کرینگے۔ یا تعصب کے ظلمات سے منو جی کی بے ایک ہی ٹانگ کہے جاینگے۔ ہاں اگر ماسٹر صاحب نے طلاق کو جائز مان لیا اور عورت کو دوسرا خاوند کرنے کی اجازت بخشدی

ahmadimuslim.de

تو ہم بھی اُسکے شکریہ میں جاء الحق وزھق الباطل - (آیا سچ اور بھاگ گیا جھوٹ) کی میٹھی اور سریلی اور من بھاتی ندا کو ماسٹر صاحب کے کانوں تک پہونچانے میں کوشش بلیغ سے کام لیں گے - ع

بو کہ قبول افتد زہے عز و شرف

(راقم مسکین محمد فضل الدین اول مدرس سراکہ ضلع گورداسپور)

زندہ کرامت

(مرقومہ شیخ احمد از ہردوئی)

یوں تو ہر زمانے میں اولیاء اللہ نے اپنے کرامات اور خرق عادات سے لوگوں کو اسلام میں داخل کیا ہے مگر اس دہریہ زمانہ میں اکثر کامل فقیر موجود ہیں جو اپنے کرامات اور خرق عادات سے لوگوں کو فائدہ پہونچاتے رہتے ہیں قصبہ سانڈے ضلع ہردوئی میں ایک کہنہ شکستہ مسجد نوابی کے زمانے کی تعمیر شدہ ہے اُس کے قریب ایک کنواں واقع ہے جو زمانہ نوابی سے آجتک سوکھا پڑا تھا - اُس میں سوائے کنکر پتھر کے ایک قطرہ بھی پانی نہیں تھا ایک فقیر صاحب اُس ٹوٹی پھوٹی مسجد میں جلوہ آرا ہوئے لوگوں نے کہا کہ شاہ صاحب اس مسجد میں نہ تو بوریہ ہے جو نماز پڑھیگا اور نہ کنوئیں میں پانی ہے جو وضو کیجیئگا بہتر ہے کہ کسی دوسری مسجد میں قیام فرمائیے شاہ صاحب نے فرمایا کہ ہم تو اسی کنوئیں سے پانی لینگے یہ کہکر اپنا سوٹا کنوئیں میں ڈالا اور ذرا دیر تک کھٹکھٹایا کئے اتنے میں نصف کنوئیں تک پانی آگیا شاہ صاحب نے وضو کیا اور نماز پڑھی اور نہ معلوم کہاں کی راہ لی - لوگوں نے بہت تلاش کی پر نہ ملے - وہ کنواں پانی سے لبریز ہے - جو کوئی مریض وہاں غسل کرتا ہے آرام پاتا ہے - سینکڑوں مریض بحکم خدا سے شفایاب ہو چکے دور دور سے مریض آتے ہیں اور غسل کر کے واپس جاتے ہیں خواہ کوئی مرض ہو نہاتے ہی غائب ہو جاتا ہے فقیر کامل نے آریہ سماج خرق عادت کا منکر ہے لہذا چاہیئے کہ آریہ سماج سانڈے کے ممبروں سے دریافت کر کے اپنی تسلی کرے

اور اس خیال خام کو اپنے دل سے دور کرے خداوند کریم کی قدرت کا منکر نہ بنے -

اب مسجد کی بھی مرمت کرائی جاتی ہے اور کنوئیں کی مرمت بھی ہو چکی ہے - مولانا اس کنوئیں میں برائے شفا نہانا کوئی گناہ تو نہیں ہے مطلع فرمائیے - (اڈیٹر - کاش کہ قادیانی کرشن جی کوئی اتنی ہی کرامت دکہاتے تو ہم جانتے -) - اگر واقعی ہے تو کوئی حرج نہیں -

قصیدہ حمد باری تعالیٰ شانہٗ

(از نتائج طبع طوطی ہند مولوی اسرار الحق صاحب حقی)

ہے بے نیاز و احد و یکتا خدائے پاک
پروردگار سارے جہاں کا خدائے پاک

ذوالمجد و الجلال کبیر و قدیر ہے
غالب سمیع و عالم و دانا خدائے پاک

ادنےٰ فقیر ہیں ترے در کے سامنے
نوشیروان و قیصر و دارا خدائے پاک

عاجز ہیں انس و جان و ملک تیری حمد میں تو
مجھ سے ادا ہو وصف ترا کیا خدائے پاک

وہم و گمان سے ہے بری تیری ذات پاک
تو ہے یگانہ سب سے نرالا خدائے پاک

تو خالق زمین و زمان و مکان ہے تو
خلاق جن و انس و ملک کا خدائے پاک

تو مرسل رسل ہے [illegible]
تاجائے خلق تو ہے ہمارا خدائے پاک

زیبا ہے خاص بندگی و عبادت ترے لئے
اس میں نہیں کسی کا بھی ساجھا خدائے پاک

مردود ہیں جو غیر کے آگے جھکائیں سر
معبود سمجھیں سا ہو کے اعلےٰ خدائے پاک

ahmadimuslim.de

مانگیں مدد جو غیر سے مشکل میں جز ترے
لاریب اُن پہ قہر ہے تیرا خدائے پاک

قبروں کو پوجتے ہیں جو ظالم شبانہ روز
دل سے انہوں نے تجھ کو بھلایا خدائے پاک

کس درجہ ناسپاس ہیں۔ اُن مشرکین کو
یوں نیستی سے ہستی میں لایا خدائے پاک

عقل و تمیز و رزق بہم اُن کو عطا کیا
سمجھے نہ تب بھی کون ہو اور کیا خدائے پاک

مُردوں سے جا کے عرض کریں حاجت دلی
لیے کار اُن کے آگے ہے گویا خدائے پاک

حلّالِ مشکلات و مصائب ہیں پیر لوگ
جو کچھ یہ چاہیں وہ ہی کرے گا خدائے پاک

قبضہ میں ان کے پیروں کے دنیا و دین ہے
عرش اُنکا کرسی اُنکی اور اُنکا خدائے پاک

تاریکیٔ ضلالِ مبین کیسی چھائی ہے
اس پرفتن زمانے میں ہر جا خدائے پاک

بدعت کی اور شرک کی تعلیم ہے کھلی
کرواتے ہیں مزاروں کی پوجا خدائے پاک

جہال کیا کرینگے جو عالم بہک گئے
جاری ہے زور شور سے فتویٰ خدائے پاک

کہتے ہیں تعزیوں کا بھی اکرام ہے درست
فرماتا ہے نہ منع اکسی جا خدائے پاک

بیشک نہ غوث پاک سے مانگو گے تم مدد
ہرگز نہ تم پہ رحم کرے گا خدائے پاک

جب تک مدد لیا، کو پکاروگے وقت غم
فریاد کب کسی کی ہے سنتا خدائے پاک

قول مجیب انی قریب و اُجیب ہے
یوں ہمکو دے رہا ہے دلاسا خدائے پاک

امداد مانگنے کے لئے اپنے غیر سے
کرتا نہیں کہیں بھی اشارہ خدائے پاک

واں حکم ابتدا ہی میں یوں دیدیا خضور
اُس نے جو ہے شہنشہ والا خدائے پاک

اِیَّاكَ نَعْبُدُ ہے وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ
دیکھو کلام ربّ تعالےٰ (خدائے پاک)

اب کس کی ہے مجال کوئی اس کا رد کرے
سچ قول حق ہے اور ہے سچا خدائے پاک

یہ مشرکین و بدعتی جھٹلا کے تیرا حکم
تاویل اسکی کرتے ہیں بیجا خدائے پاک

تیغ عمرؓ ہو آج اور اُن جاہلوں کو سر
تب شرک یہ جہاں سے مٹے یا خدائے پاک

لا اکملت لنفسی کی تعلیم صاف صاف
ختم النبی کو جیکہ ہے دیتا خدائے پاک

اب بڑھ کے ہے نہ سرورِ عالم سے کوئی خواہ
قطب و ولی و غوث ہو الّا خدائے پاک

وہ جنکا نام پاک محمدؐ (رسول حق)
محبوب رب حبیب ہے اُنکا خدائے پاک

طاعت ہے جنکی عین اطاعت اللہ کی
اُن کے مطیع پر ہے پیا یا خدائے پاک

جو سرکشانِ حکم رسالت مآب ہیں
اُنکو دکھا نار میں ما وہی خدائے پاک

ہیں اہلِ خلد سارے مطیعانِ احمدی
ہم کو بھی سرکشی سے بچانا خدائے پاک

صلوٰۃ بر محمد و آلِ محمدی
اُن کا مطیع ہم کو بنانا خدائے پاک

اک میں بھی خاکسار ہوں بندہ ترا حقیر
بحرِ گنہ میں غرق سراپا خدائے پاک

گو لائق بہشت تو ہرگز نہیں ہوں میں
پر ہے ترے کرم کا سہارا خدائے پاک

اعمال نیک میں تو عطا کر مجھے خلوص
ہووے ریا و شمعہ نہ اصلا خدائے پاک
سیکھوں نہ راہ و سنت خیر الورٰی سے میں
بدعت کے راستے سے بچانا خدائے پاک
دل سے میں خاص تیری عبادت کیا کروں
ہرگز کروں نہ غیر کی پوجا خدائے پاک
وقت غم و خوشی میں ہو تیری ہی دل میں یاد
جاری زباں پہ نام ہو تیرا خدائے پاک
مانگوں مدد نہ غوث نہ ابدال و قطب سے
تجھ سے کیوں مدد مری کرنا خدائے پاک
کیوں کر نہ نام تیرا میں لوں اٹھتے بیٹھتے
اک تیرا لطف مجھ پہ ہے تھوڑا خدائے پاک
بے حد ہے تیرا شکر مسلماں مجھے کیا
پیرو امت نبی کا بنایا خدائے پاک
کیا کیا نفیس نعمتیں تو نے دیں [illegible]
جنکا شمار ہو نہیں سکتا خدائے پاک
پھر کس قدر سے ظلم کوئی جان کر [illegible]
ٹھہرائے تیرا ہمسر و ہمتا خدائے پاک
تو جامع الصفات تیری ذات لاشریک
تیرا نہیں ہے جو ہے سب وہ ہو کا خدا [illegible]
ہو خاتمہ [illegible] ہے نام پہ [illegible]
اسرار حق کی ہے یہ تمنا خدائے پاک

آریہ سماج امرتسر

نے رمضان المبارک میں مسلمانوں کی مضر [illegible] دیکھکر وہ شور اٹھایا تھا کہ الاماں - مسلمانوں کو بھی جوش آیا تو رمضان ہی میں مولوی ابو الوفا صاحب نے ایک لیکچر دیا جسکا ذکر

پچھلے پرچہ اہلحدیث میں ہو چکا ہے - ۱۱ دسمبر کو ڈاکٹر غلام نبی صاحب مصنف رسالہ تحمیہ مولوی غلام مصطفٰی صاحب مولوی عبد [illegible] صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے عام جلسہ کر کے [illegible] لیکچر دیئے باوجودیکہ عام اعلان تھا کہ آریہ سماجی آ کر بحث کریں۔ مگر سماجی ایسے دبے کہ صدائے برنخاست - اسی جلسہ میں ڈاکٹر صاحب نے اس بات کی بہت شکایت کی کہ آریہ سماجی خصوصاً [illegible] میری تحریروں بالخصوص رسالہ تحمیہ کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ ڈاکٹر صاحب اپنے رسالہ کے جواب کو آریوں پر قرض واجب الوصول جانتے ہیں جسکا تقاضا وہ ہمیشہ کیا کرتے ہیں۔ رسالہ تحمیہ وہی ہے جسکا رد [illegible] کسی سنہ میں نکل چکا ہے اسکا ضمیمہ بھی ڈاکٹر صاحب موصوف نے چار ورقہ نکالا ہے جو [illegible] کی قیمت پر [illegible] ملتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک بات خدا لگتی یہ بھی کہی کہ یہ مت سمجھو کہ مولوی ثناء اللہ اکیلا ہے اور ہم اسکو غیر مقلد سمجھتے ہیں۔ اور وہ ہمکو بدعتی جانتا ہے - گو ہمارا باہمی اختلاف ہے مگر کفار کے مقابلہ پر ہم سب ایک ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی اس تقریر کو عموماً منصف مزاج مسلمانوں نے بہت ہی پسند کیا۔ یہ بھی فرمایا کہ ہم مسلمانوں کے باہمی جھگڑو [illegible] ہی خوب ہمارے سامنے [illegible] جزاک اللہ سچ ہے

[illegible]
تو بالکل مدار اسکا اخلاص پہ تھا
[illegible]
خلاف آشتی ہر خوش آئندہ تھا
[illegible] سوچ پہلی اس آزادگی کی
[illegible] کو تہا باغ گیتی

(خاکسار حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت الاسلام امرتسر)

سوانح عمری دیانند کا علم و عقل

اسی نام کا ایک تازہ تصنیف رسالہ ہے جس میں بغیر کسی [illegible] کے ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی کتنے پانی میں تھے اور یہ کہ دیگر مذاہب خصوصاً اسلام پر انکے اعتراضات بالکل سرسری تحقیق کا نتیجہ ہے۔ قیمت ۱؎ (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

شکریہ مع شکایت

بارہا لکھا گیا کہ جن اصحاب کو اخبار نہ پہنچے فوراً اسی ہفتہ اطلاع دیا کریں باوجود بار بار تاکید مزید کرنے کے بھی بعض دوست کئی کئی ہفتوں بعد اطلاع دیتے ہیں۔ پھر ایسے طریق سے اطلاع دیتے ہیں کہ تمام رجسٹر پڑتال کرنے سے بھی نام کا پتہ نہ ملے ایک خط ہم نقل کرتے ہیں اسکو پڑھکر ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے دوست کہانتک بے پروائی سے کام لیتے ہیں۔؟

ایک صاحب لکھتے ہیں۔

السلام علیکم۔ عرض ہے کہ اخبار اہل حدیث میرے نام سے خارج کر کے بند کر دیا جائے۔ ورنہ میں قیمت سالانہ نہیں دونگا۔ کیونکہ اخبار ہذا ایک ماہ کے بعد یا ڈیڑھ ماہ کے بعد پہنچتا ہے اس سے مجھکو کچھ فائدہ نہیں۔ (محمد بخش پٹواری)

بس اتنی عبارت پر کوئی منیجر اخبار کا عمل کر سکتا ہے نہ اپنا نمبر ہے نہ مقام کا نام ڈاکخانہ کی مہر بھی پوری نہیں۔ ایک نام کے کئی ایک خریدار ہوتے ہیں۔ اپنی تو یہ غفلت کہ باوجود پٹواری ہونے کے نام تک پورا نہیں بتلایا پھر یہ کمال کیا کہ کئی ہفتوں کے بعد لکھتے ہیں کہ ہمیں اخبار نہیں آتا۔ یہ غور نہیں فرمایا کہ جبتک دفتر اخبار میں شکایت نہ پہنچے انکو کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اخبار نہیں پہنچا۔ شکایتی خط پہنچنے سے یہی نہیں کہ تدارک آسان ہے بلکہ یہ بھی فائدہ ہے کہ وہ شکایتی خط جنرل پوسٹ ماسٹر کی خدمت میں بھیجکر آئندہ کے انتظام کی بابت توجہ دلائی جاتی ہے چنانچہ جن صاحبوں نے ایسی اطلاعیں دی ہیں وہ جانتے ہونگے۔ کہ انکی تلافی بھی ہوئی اور آئندہ کو بھی انتظام ہو گیا۔ ایسا ہی ایک ٹیچر کی منشی عنایت اللہ صاحب از ملتان۔ سخت شاکی ہیں مگر نام تک بھی مع نمبر چٹ نہیں بتلاتے آخر بدقت بعد تلاش لیا جب انکا نام دیکھا تو وہی پتہ درج ہے جو وہ چاہتے ہیں۔ ایسے صاحب اپنے مقامی ڈاکخانہ کو بھی ایک کارڈ تاکیدی لکھدیں کہ ہمارا اخبار ضائع نہ ہوا کرے تو انتظام خاطر خواہ ہو سکتا ہے۔

اس شکایت کیساتھ ہی اُن قدردانوں کا شکریہ ہے جو باوجود ایسی معمولی شکایتوں کے اہلحدیث کے خیر خواہ اور ہمدم ہیں۔ چنانچہ ایک خط ایسے حضرات کی قدر افزائی کا ہی نقل کرتے ہیں۔ جناب مولوی محمد افضل صاحب ضلع گیا تحریر فرماتے ہیں:

تو بے نیازی اگرچہ بیچاں و نظر بہ نیاز مندان
ضرور بماند زراہ احسان کہ ہست شرطی الوالوقار

مولانا السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ آج تقریباً مدت دراز سے اخبار اہلحدیث کا دیرینہ دلدادہ ہوں اہل حدیث ہونے کی وجہ سے میں اس اخبار کو اپنا اور آپکو اڈیٹر اور پیر و مرشد کو اپنا قابل فخر حامی اکبر سمجھتا ہوں۔ اور بھی اخبار آتے ہیں لیکن ہفتہ کو اہلحدیث کے پہنچنے کی خوشی اور انتظار ایسا ہی رہتا ہے جیسے اپنے کنبہ کے بعض قریبی رشتہ دار اور رکن اعظم کی دریافت خیریات سے خوشی و انتظار رہتا ہے۔ اگر آپکی زرخریدگی ختم ہو چکی ہو تو مبلغ ... سے رکاوٹ اخبار جاری رہنے کی چارآنہ اضافہ کی قبولیت سے ممتاز فرمایئے۔ اور اگر ابھی میعاد باقی ہے تو اخبار جلد رسال فرمایئے یا سبب منع روانگی سے مطلع فرمایئے۔ انشاء اللہ اگر یہ امر ہو تو اسکے وجوہ کو خیر کیجیو۔ آمین۔ میں مدت کی میعاد زرخریدگی کے متعلق اپنی ناقص رائے ہی ظاہر نہ کرنی ہو تو مناسب موقع آج ملتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جناب اہلحدیث کی چٹ پر میعاد زرخریدگی کی ابتدا اور اختتام کو لکھ دیا کریں۔ ہمیں امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسکی وجہ سے خریداروں کو بھی سہولت ملیگی اور تمام حسب آپکی طرف سے ہوگی اور خریداروں کے شوق اور خلوص کا اظہار بھی ہو جائیگا۔ اور زرخریدگی بھیجنے والوں کو آسانی بھی ہوگی۔ غرض طرفین کی بہتری اسمیں مدنظر ہو اہلحدیث کا دوسرا سال شروع بھی ہو اس کارروائی کے عملی صورت میں لانے کا اچھا موقع بھی ہے اس تجویز کو درج اخبار فرما کر ناظرین کو بھی استصواب فرمایئے۔

مولانا کی اس قدر افزائی کا شکریہ ہے اور تجویز بھی عمدہ ہے مگر بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ ہمارے دوست یہ بات بھی سمجھ لیں کہ اخبار ہفتہ وار برابر جاتا ہے مگر بعض دفعہ ایسا ہوتا ہوگا کہ کسی ڈاکیہ نے یا کسی دوست نے بلا اطلاع کھول لیا اور پڑھتے ہوئے چلتے ہے دانستہ یا بھول کر ٹھہر گیا جو دفتر میں آ کر اخبار تبادلہ میں آتے ہیں انسے بھی بعض دفعہ ایسا معاملہ ہو جاتا ہے بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہوگا کہ ڈاک رسان ہی بقول شخصے

پیغام رقیب بجز یہ حیرت نہ تھی ... دنیا کا کاروبار ہی ایسا اعتبار پر ادھر اودھر غفلت کر جاتے ہونگے چنانچہ جناب حافظ مولوی محمد دین صاحب سکنہ اودھ سان کوٹھیاں ضلع بستی نے ازراہ کے جلسے پر مجھے فرمایا کہ میرا اخبار بھی ضائع نہ ہوتا تھا تو میں بدگمان ہو جاتا تھا۔ مگر ایک دو دفعہ ڈاک رسانوں نے دوسروں کا پیکٹ باوجود میرے انکار کے مجھے دیا تو مجھے یقین ہو جاتا کہ اسی طرح میرا اخبار دوسروں کو دیدیتے ہونگے تو میں نے متعلق سے انتظام کیا اب ضائع نہیں ہوتا پس تمام ناظرین ایسا ہی کوئی انتظام اپنے مقامی ڈاکخانہ میں کریں کہ اخبار ضائع نہ ہوا کرے ۔ دفتر سے امین تجارتی کی تاکید کر دی گئی ہے۔

فتوے

بعض احباب فتوے کے دیر ہونے پر ناراضگی ظاہر کرتے ہیں۔ حالانکہ کئی دفعہ لکھا گیا ہے کہ جن صاحب کو جلدی جواب چاہئے وہ واپسی کارڈ یا ۱/ کا ٹکٹ خط ملفوف میں بھیجدیا کریں انکو قلمی جواب دیا جائیگا ورنہ اخبار میں تو نوبت بنوبت لکھا جائیگا۔ چنانچہ جن صاحبوں نے ایسا کیا ہے انکو قلمی جواب بھیجے گئے۔

س نمبر ۲۳۔ شروع نماز کے وقت جو ہاتھ کانوں تک اٹھا کر باندھے جاتے ہیں۔ ہاتھ پر ہاتھ کہاں سے کہاں تک رکھنا جائز ہے کف پر کف ہو یا کہاں سے کہاں تک حدیث میں آیا ہے۔

س نمبر ۲۵۔ جو لوگ ایک رکعت پڑھکر نہیں بیٹھکر اٹھتے اور جو شخص بیٹھکر اور ہاتھ زمین پر ٹیک کر اٹھے اسکو اچھا نہیں جانتے کہتے ہیں کہ ایسا کرنا حنفی مذہب میں درست نہیں ہے آپ مفصل تحریر فرماویں کہ حدیث میں کیا حکم ہے اور حدیث معہ ترجمہ تحریر فرماویں۔

س نمبر ۲۶۔ ایک نابینا کے پاس گداگری کا مبلغ [illegible] موجود ہے گداگری اور کسی طرح کی اسکو آمد بھی نہیں کیا اسپر ان مبلغات کا زکوٰۃ دینا لازم ہے۔

س نمبر ۲۷۔ دس برس کا لڑکا حافظ ہو یعنی ایک نابالغ کو قرآن یاد ہو وہ بڑی عمر والوں کی امامت کر سکتا ہے یا نہیں حدیث معہ ترجمہ تحریر فرماویں۔

(منشی اللہ دتا از ... ایچ ...)

ج نمبر ۲۳۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم دیا تھا کہ ہم نماز میں ہاتھ باندھتے ہوئے کلائی کو پکڑیں۔ صحیح ابن خزیمہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سینہ مبارک پر ہاتھ رکھا کرتے تھے۔ زیر ناف ہاتھ باندھنے والی حدیث صحیح نہیں (تخریج زیلعی دیکھو)

ج نمبر ۲۵۔ اس بیٹھنے کو جلسہ استراحت کہتے ہیں اہلحدیث شافعیہ وغیرہ اسکو مستحب کہتے ہیں۔ مگر حنفیہ اسکے استحباب کے قایل نہیں لیکن حرام بھی نہیں کہتے حدیث ترمذی وغیرہ میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جلسہ استراحت فرماتے تھے۔

ج نمبر ۲۶۔ روپیہ چونکہ اسکی ملک ہے اسلئے زکوٰۃ آئیگی۔ یہ مسئلہ پہلے بھی کسی نمبر میں آچکا ہے۔

ج نمبر ۲۷۔ اہلحدیث و شافعیہ کے نزدیک ایسے لڑکے کی اقتدا جائز ہے مشکوٰۃ میں حدیث ہے کہ چھ سال کا لڑکا بڑی عمر والے اصحاب کی جماعت کراتا تھا علمائے حنفیہ اس سے معترض ہیں۔ جائز نہیں جانتے اصل اختلاف ایک اصول میں ہے یہ مسئلہ اسکی فرع ہے وہ اصول یہ ہے کہ متنفل (نفل پڑھنے والے) کی نماز فرض پڑھنے والے کے پیچھے جائز ہے یا نہیں۔ جمہور علماء اسکے جواز کے قائل ہیں حنفیہ اسکے منع پر ہیں مگر حدیث میں آیا ہے کہ معاذ رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھکر اپنی قوم کی جماعت کراتے تھے جسکی خبر آنحضرت کو بھی پہنچی تھی مگر آپ نے منع نہیں فرمایا تھا نابالغ لڑکا چونکہ مکلف شرعی نہیں اسلئے اسکی نماز نفل ہے اسی لئے حنفیہ منع کرتے ہیں اور دوسرے علما جائز کہتے ہیں خاکسار راقم کے علم میں بھی جائز ہے۔

س نمبر ۲۸۔ جیسے مسواک کی تاکید آئی ہے ایسی ہی نہانے کی کیوں نہیں جبکہ اکثر پسینہ سے بغلوں میں بدبو پاس کے نمازی کو آتی رہتی ہے

س نمبر ۲۹۔ اول نماز میں جماعت ہے جو پڑھی اور پھر دوسرے شخص نے آکر نماز پڑھنی شروع کی۔ اب وہ جو پہلا فارغ ہے اور دوسرا اسکے پیچھے پڑھ رہا ہے تو سابق نمازی کو آگے سے نکل جانا جائز ہے یا نہیں۔

س نمبر ۳۰۔ ض بشابہ ظ کیوں ہے اور مشابہ د کیوں نہیں لکھا اور [illegible] کسواسطے آیا تو کیا وہ دواد ہوگی۔ اور لکھا ہے سعادت اور غنیۃ المصلی وغیرہ میں کیوں بشابہ ظ وغیرہ لکھا ہے اور [illegible] دواد کو کیوں بدعت کہتا ہے اور والضالین کے معنے [illegible] کے بتاتے ہیں اور رمضان اور مضارع اور حضرت اور روضہ اور ارض وغیرہ سب عربی ہیں۔

س نمبر ۳۱۔ رسالہ حقیقۃ الصلوٰۃ میں جو دعا و شکا پڑھنا قومہ اور

ahmadimuslim.de

جلسہ میں توقف نہیں کرتے تو کیا کیا جائے۔

س نمبر ۳۲- کنووں میں جو انگریزی دوا ڈالی جاتی ہے کہ اُس سے کیڑے مر جائینگے اور پانی صاف ہو جائیگا تو اس سے رنگ بھی بدلجاتا ہے اور مزہ میں بھی فرق ہوتا ہے اور بہر مجبوری اُسکا استعمال کیا جاتا ہے یہ کیسا ہے۔

س نمبر ۳۳- جو شخص نماز میں پہلے زمین پر ہاتھ ٹیکتے ہیں بعد کو گھٹنے رکھتے ہیں اور جو کھڑے ہونے کو اُٹھتے ہیں تو پہلے گھٹنے اٹھاتے ہیں اور بعد کو ہاتھ۔ اگر یہ مصلی بیٹھا ہوں کے ہاتھ بھی اٹھائے تھے تو اُسکو یاد آگیا تو یہ بیٹھ گیا اور کتاب میں حکم ہے کہ پنڈلی سے جو گھٹنے علیحدہ نہوں تو بیٹھ جائے اور اگر علیحدہ ہوں تو کھڑا ہوجائے اسکا مسئلہ کیا ہے۔

س نمبر ۳۴- جو نمازی سجدہ میں جاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے اپنے کپڑے سے حرکت کرے یعنی اُٹھا دے یا جھاڑے تو اسکا کیا حکم ہے۔

س نمبر ۳۵- نہانے میں اکثر پانی کا ایک گھڑا اور ایک لوٹا یا دو یا تین لیتے ہیں کہ جب گھڑے میں ۱۰ یا ۱۲ سے پانی کم تر ہوتا اور بدلوٹے میں ۱ سے کم نہو گا۔ اور حکم ہے ۴ سیر کا اگر ۶ یا ۸ پانی خرچ کر دے تو کیسا ہے یا جہانتک کہ اُسکی طبیعت صاف ہو کیونکہ بعض کو وہم ہوتا ہے تو وہ زیادہ پانی خرچ کر لیتا ہے یعنی واقع خرچ (ذکر مہدود کہ تھوڑا زیادہ) ہے۔

ج نمبر ۲۸- جمعہ کے روز جو نہانے کی تاکید ہے اُسکی بنا یہی ہے کہ گرمیوں میں پسینہ کی بدبو سے مسجد میں بدبو پھیلتی تھی اسلئے آنحضرت نے غسل کی تاکید فرمائی تھی جیسے کچا پیاز کھا کر مسجد میں آنے سے اسی بنا پر منع فرمایا تھا۔ پس جس شخص سے پسینہ کی وجہ سے ایسی بدبو آتی ہو وہ غسل ضرور کرے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبو سے سخت نفرت تھی۔

ج نمبر ۲۹- نماز پڑھتے ہوئے کی بالکل سیدھ پر جو بیٹھا ہو وہ نمازی کے آگے سے نکل جائے تو اُسے گناہ نہیں۔

ج نمبر ۳۰- حق شاید غلط ہے تو کے نہیں کتب صرف قرأت- فقہ کی کتابوں میں شاید غلط کے لکھا ہے فتاویٰ قاضیخان- تفسیر کبیر- وغیرہ ملاحظہ ہو۔ البتہ حدیث مرقوم میں نہیں دیکھی۔

ج نمبر ۳۱- علماء حنفیہ کا مذہب ہے کہ فرضوں میں تخفیف چاہیئے اسلئے مطول دعائیں نہیں پڑھتے مگر حدیثوں میں لمبی لمبی دعائیں آتی ہیں۔ بلکہ یہ بھی آتا ہے کہ آنحضرت نماز اتنی لمبی پڑھتے تھے کہ بعض اوقات کوئی شخص قبرستان تک ہو کر واپس آجاتا۔ اور ابھی تک پہلی رکعت ہوتی تھی۔

ج نمبر ۳۲- اگر طبی یا ڈاکٹری تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ دوائی مذکورہ سے پانی صاف شفاف ہو جاتا ہے تو کوئی حرج نہیں۔ سائل کو شاید اس حدیث سے شبہ ہوا ہے جسمیں مذکور ہے کہ پانی کا رنگ متغیر ہو تو پاک نہیں رہتا۔ مگر اُس حدیث کا مطلب ہے کہ ناپاک چیز سے رنگ متغیر ہو جائے چنانچہ الفاظ حدیث کے ہیں الا ما غلب علی ریحہ وطعمہ ولونہ اور اگر پاک ہے تو نجاست نہیں۔

ج نمبر ۳۳- سیدھا کھڑا ہو جانے سے پہلے بیٹھ جائے تو درست ہے اگر سیدھا کھڑا ہو جائے تو نہ بیٹھے اگر نماز پوری کرکے دو والی نماز میں دو چار والی نماز میں چار پڑھکر سیدھا کھڑا ہو گیا تو بھی بیٹھ جائے اور سجدہ سہو کر دے۔

ج نمبر ۳۴- لغو حرکت ہے حدیث میں منع ہے۔

ج نمبر ۳۵- پانی کی تحدید جو حدیثوں میں آئی ہے وہ قلت کے اعتبار سے ہے یعنی کم از کم اس مقدار تک آنحضرت نے استعمال کیا ہے یہ نہیں کہ اس سے زیادہ منع ہے خصوصاً حسب ضرورت جتنا مناسب ہو استعمال کرے مگر فضول اسراف نہ کرنے چاہئے نہر جاری پر یا حوض اور تالاب پر کیوں نہ ہو۔

س نمبر ۳۶- کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اسباب میں جسپر زیارات جاتی ہے اُسروز لڑکے والے لوگونکو جو بارات آتی ہوں بغیر کھانا کھلائے رخصت نہیں کرتے- اسکو ضروری جانتے ہیں- اور لوگ بھی بغیر بارات کا کھانا کھائے بارات نہیں جاتے- یہ کھانا کھانا جائز ہے اور روئے شرع کے-

ahmadimuslim.de

سوال نمبر ۳۴۔ بیٹی والا قبل شادی کے دعوت دیتا ہے۔ بیٹے والے کو اور اس کی بستی کے لوگوں کے لئے کھانا پکاتا ہے اس دعوت کو قبول کرنا اور کھانا از روئے شرع جائز ہے یا نہ۔ مع دلیل درج فرمائیں۔

سوال نمبر ۳۵۔ جو شخص جہیز میں نقد نہیں دیتا ہے بلکہ صرف زبانی اقرار ہے لین دینا کچھ نہیں اور قات بہی کم ہے اور مہر اگر دو ہزار ہے تو کچھ برا نہیں بہت جلد قبول کرتے ہیں اور نقد کو بالکل برا جانتے ہیں نقد کچھ نہیں مگر کپڑے دو چار یا پانچ جوڑے زیادہ قیمت کا ہو اور اگر کپڑے اور علاوہ اسکے مٹھائی چار پانچ روپیہ کی نہ ہو جب تک نکاح نہ ہوگا اسکو امر ضروری جانتے ہیں بلکہ مہر کو کوئی چیز اُن کپڑوں اور مٹھائی کے سامنے نہیں جانتے بطور رسمیہ کے وقت نکاح مہر کا نام لیتے ہیں کہ مہر اتنا ہو از روئے قرآن وحدیث کے جواب مع دلیل دیویں۔

سوال نمبر ۳۹۔ کسی موحد کی بی بی قبر پرستی یا میلہ وغیرہ میں جاتی یا تعزیہ وغیرہ میں شریک ہے نکاح باقی ہے یا ٹوٹ گیا۔ جواب مع دلیل قرآن وحدیث

جواب نمبر ۳۴ و ۳۷۔ کھانا حرام نہیں ہوتا کیونکہ اصل الخبیث اللہ نہیں ہے۔ البتہ فضول رسم قابل اصلاح ہے لڑکی والے کے ذمہ کوئی فرض نہیں افسوس مسلمانوں کو ان فضولیات سے فرصت نہیں۔

جواب نمبر ۳۸۔ اس سوال کا مطلب اگر یہ ہے کہ صورت مرقومہ میں نکاح ہوتا ہے یا نہیں تو جواب ہے کہ نکاح تو ہوجائیگا اور اگر کوئی اور مطلب ہے تو مفصل بتلادیں البتہ ایسا کرنے سے حدیث شریف میں منع آیا ہے آنحضرت نے مہر کی زیادتی کو پسند نہیں فرمایا۔ بلکہ حنفیہ کے نزدیک تو مہر کی نفی بھی کردیں تو بھی نکاح درست ہے۔

جواب نمبر ۳۹۔ نکاح نہیں ٹوٹتا کیونکہ ملتزم الایمان ہے یعنی قرآن اور پیغمبر علیہ السلام کو مانتی ہے جبکہ اہل کتاب کی عورتوں سے نکاح درست ہے حالانکہ وہ دونوں سے منکر ہوتی ہیں تو اس سے کیوں نہ جائز ہو۔ مشرک عورتوں سے جو نکاح کرنا قرآن شریف میں منع ہے تو ان عورتوں سے منع ہے جو اسلام سے منکر ہو کر بت پرست ہوں۔ البتہ نکاح کرتے وقت اگر اطلاع ہو تو ایسی عورت سے نکاح نہیں کرنا چاہیئے۔ اُولٰئِكَ يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ۔

انتخاب الاخبار

امرتسر میں عید الفطر چاند دیکھ کر جمعہ کو کی گئی۔

عید کے روز چھاونی میاں میر (لاہور) میں ایک عورت ہندو مسماۃ جیواں مسلمان ہوئی اسلامی نام غلام فاطمہ رکھا گیا۔ (اڈیٹر: عورت کا نام فاطمہ چاہیئے یہ عوام کی غلطی ہے کہ غلام عورتوں کے نام کے ساتھ لگا دیتے ہیں)

امسال مفتی گڑھ ضلع گرداسپور میں ایک سکھ مسلمان ہوا۔

لودھیانہ کی مسجدوں میں چند ایک اشتہار لگائے گئے جنمیں آنحضرت اور حضرت علی کی بے ادبی تھی۔ کمیٹی کے خیال میں یہی آیا کہ یہ کام کسی مسلمان کا ہے (نزادہ بر عضو ضعیف میرسد)۔

افسوس ہے قاضی ظفر الدین صاحب اسسٹنٹ پروفیسر اورینٹل کالج لاہور فوت ہوگئے مرحوم علم ادب کے ایک مخزن تھے۔ اگرچہ آپ کے علم سے قوم کو کچھ فائدہ نہ پہنچتا تھا تاہم ایسے آدمی کا پیدا ہونا کار دارد۔ رحمہ اللہ

مدرسہ تعلیم الاسلام لاہور کا سالانہ جلسہ ۳۱ر دسمبر کو ہوگا۔

سلطان المعظم نے کیپٹن عارف بے خلف مارشل مصطفیٰ کمال پاشا ڈائرکٹر حجاز ریلوے کو اتحاد کا تمغہ عطا کیا۔ اور مارشل موصوف کے چھوٹے بیٹے سلاح بے کو مملکت سلطانی کی فوج میں سارجنٹ کا عہدہ مرحمت فرمایا۔ جناب سلطان المعظم نے ڈاکٹر دوست محمد پاشا نور روز مرمزی بک وزوار کو حجاز میں مامور فرمایا۔

عراق عرب میں دریا سے چوری زمین تلف ہوتی ہیں اکثر اہل بغداد دجلہ کے کنارے جاکر آباد ہوگئے ہیں۔

مراکو کی جوہری قبائل نے فتنہ پردازی سے طنجہ کا راستہ بند کردیا ہے اور اس پر باقی قابض ہوگئے ہیں جنگی سدباب کے لئے دو سپاہی بھیجے گئے ہیں۔

سفراء جرمنی و فرانس کو سلطان المعظم نے پرائیویٹ ملاقات کا اعزاز بخشا۔

سفارت کابل ۱۲ دسمبر کو کابل پہنچ گئی ۔

بھوپال میں جو عورتیں مسافروں اور بیوپاری لوگوں سے نکاح کر کے ان کے گھر میں پہنچ جاتی ہیں ۔ اور ان کو جلد تباہ و برباد کر کے دوسروں کی تلاش میں نکلتی ہیں ان کا انتظام حضور سرکار عالیہ کی طرف سے ہونے والا ہے ۔ حضور سرکار عالیہ قانون تیار کر رہی ہیں ۔

لاہور کے اکثر لوکل کالجوں سے اخبار کالج میگزین نکلتے ہیں ۔ اب اسلامیہ کالج لاہور نے بھی اس نام سے اپنا رسالہ انگریزی میں نکالا ہے ۔

ولیعہد کابل سردار عنایت اللہ خاں کے ہمراہ ۲۵۰ آدمیوں کا اسٹاف وغیرہ ہے ۔ سردار ممدوح چند روز پشاور میں ٹھہریں گے ۔ اور وہاں سے روانہ ہو کر کلکتہ میں [illegible] ٹھہریں گے ۔

کلکتہ میں مکان مسمی ہیسٹنگز ہاؤس ان کے قیام کیلئے آراستہ کیا جا رہا ہے ۔

سردار ممدوح جب کابل سے روانہ ہوئے ۔ تو ان کے رتبہ کے موافق ان کی مرتبت کے موافق ان کے جلوس میں ہمراہیوں کی عظیم تعداد ضرور تھی ۔ اگرچہ ان کی عمر صرف ۱۸ سال ہی کی ہے ۔ لیکن ان کو اپنے علو مرتبت کے لحاظ سے اپنی ذمہ داری کا پورا خیال ہے ۔ کابل سے لنڈی کوتل تک جبکہ [illegible] ان کے ہمراہ تھا ۔ اس سبب ان کی رعایا کے دل پر ان کا رعب و داب ضرور قائم ہوگا ۔

جاپانی فوج نے ۱۱ انچ والی بھری توپوں سے پورٹ آرتھر کے بندرگاہ میں جاپانی جنگی جہاز [illegible] کی ۔ کئی روسی جنگی جہاز بالخصوص پیریسویٹ اور ریٹویزان کو متواتر گولے پڑتے ہوئے نظر آئے ۔ بس شہر پورٹ آرتھر کا اب خاتمہ ہے ۔

پینشیان کے جنوب میں سمندر کی طرف روسیوں کے میگزین پر گولہ لگا ۔ بارود میں ایک سے آگ لگ گئی ۔ اور دو گھنٹہ سے زیادہ میگزین جلتا رہا ۔

قبول اسلام : نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ آپ کا [illegible] (اہلحدیث) کو مطالعہ کر کے فورا مطلع ہو کر شکر گزار ہیں ۔ عرصہ سے میں [illegible] مذہب [illegible] پانچ سال [illegible] سکھ [illegible] اب [illegible] معلوم ہو گیا ہے اب آپکے اسلام کا منتظر ہوں ۔ خط آنے پر انشاء اللہ تعالی اسلام ظاہر کرونگا ۔ اور آپکا تجویز کردہ نام رکھونگا ۔ الراقم [illegible]

سردین سنگھ معرفت منشی احمد خاں صدر خزانہ کوئٹہ ۔ ملک بلوچستان ۔

جواب : خدا آپکو اسلام پر ثابت قدم رکھے اور آپ کے ذریعہ اور لوگوں کو بھی ہدایت ہو ۔

کون کہتا ہے کہ آپ خریدیں؟

مجھے کچھ غرض نہیں کہ لمبی چوڑی تحریر سے آپ کی منتیں کروں کیونکہ سچ ہے خود بخود ہوتی ہے شہرہ اثر دار دوا

نیاز مند کی تیار کردہ معجون جسکی بابت میں نے آجتک کبھی کسی اخبار یا اشتہار میں مضمون نہیں دیا جسکا تجربہ مدت سے مجھے اپنے مطلب میں بارہا کئی اشخاص پر کیا ہے جو اپنے کیمیائی اثر کے باعث کسی طرح بری ثابت نہیں ہوئی ۔ اعضائے رئیسہ کو تقویت تامہ دیتی ہے ۔ یہ معجون جسکا نام **معجون جواہر** رکھا گیا ہے ۔ مروارید ۔ عنبر ۔ مشک ۔ یشب ۔ عقیق ۔ فولاد ۔ نقرہ ۔ طلا ۔ اور ان ادویہ مفرحہ ۔ مقویہ ۔ باہمہ سے ترکیب دی جاتی ہے ۔ جو ہماری سینہ بسینہ چلی آتی ہیں ۔ جسنے حواس خمسہ ظاہری و باطنی بالکل درست رہتے ہیں ۔ طبیعت میں ایک طرح کی خوشی جو الفزدی حوصلہ اور منہ میں خوشبو پیدا ہوتی ہے بھوک معمول سے زیادہ لگتی ہے ۔ خون صالح پیدا اور قوت رجولیت زیادہ ہو جاتی ہے ۔ نسیان ۔ آشوب چشم ۔ نوازل حارہ و باردہ ۔ دمہ ۔ ضیق النفس ۔ انقطاع النفس ۔ کمزوری اعصاب ۔ رعشہ ۔ صرع ۔ کزاز ۔ لقوہ ۔ فالج وغیرہ زائل ہو جاتی ہیں ۔ امراض معدی مثل درد شکم ۔ پیچش ۔ نفخ ۔ بدہضمی ۔ آروغ ترش سہال وغیرہ دور ہو جاتے ہیں ۔

معجون جواہر : بوڑھوں کو جوان اور جوانوں کو شیر دلیر بنانے کیلئے کافی نسخہ ہے ۔ قیمت فی شیشی عہ جو ۱۲ یوم کے واسطے کافی ہے ۔ صرف عہ

حبوب مسک و مقوی باہ : تجربہ خود اس کی تعریف کریگا ۔ نشہ گھبراہٹ وغیرہ بالکل نہیں ہوتی قیمت فی درجن عہ ۔ **آتشک** کیلئے اکسیر قیمت صہ ۔ **داد** کی بے مثل دوائی ۔ **سوزاک** کی دوائی قیمت ۸ ۔ **[illegible]** کی بے نظیر دوا قیمت صہ ۔ **سرمہ عزیزی** قیمت ۴ ۔ **نیا طلا** ۔ جس سے آبلہ اور کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوتی ہے قیمت صہ

المشتہر

حکیم محمد ابراہیم چشتی چوک سنت سنگھ امرتسر

حسب الحکم جناب شاہ مولانا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپ کر شائع ہوا